عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:20 ستمبر 1956

بچہ رام دتہ پاٹل ودیگر

بنام

وشوناتھ پنڈالک پاٹل ودیگراں۔

[جگندھاداس، وینکٹاراما آئیر، بی پی سنہا اور ایس کے داس جسٹس صاحبان]

وطن کی زمینیں-حکومت کی طرف سے شروع-خدمات کو تقسیم کرنا اور مکمل تشخیص کا محصولات عائد کرنا-زمینوں کو بعد میں چیتی سنادی انعام زمینوں کے طور پر بیان کیا گیا—آیا وطن کی زمینوں کا خصوصیت برقرار ہے۔

کچھ زمینیں جو اصل میں وطن کی زمینیں تھیں، حکومت نے فراہم کی جانے والی خدمات کو تقسیم کرنے کے بعد دوبارہ شروع کیا اور اس پر مکمل تشخیص عائد کی گئی۔ بعد میں ان زمینوں کو "چیتی سنادی انعام" زمینوں کے طور پر بیان کیا گیا۔

حکم ہوا کہ یہ اراضی وطن اراضی کے طور پر اپنی حیثیت کھو چکی تھی اور مالک کی ریوتواری اراضی بن گئی تھی۔

رامجیبی مکتم صاحب بنام گڈو صاحب، (54 بمبئی ایل آر 405)۔ منظور شدہ۔

زمینوں کو چیتی سنادی انعام کی زمینوں کے طور پر بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ زمینیں کسی زمانے میں سناد کی وجہ سے انعام گرانٹ کا موضوع تھیں اور حکومت نے انہیں دوبارہ شروع یا ضبط کر لیا ہے اور ریتواری زمینیں کے طور پر قابض کے حوالے کر دی گئی ہیں۔

حکومت فراہم کی جانے والی خدمات کو منتقل کر سکتی ہے اور اس کے بعد اس کا انحصار وطن کی زمینوں کے مالک اور حکومت کے درمیان قرارداد کی شرائط پر ہو گا جو تبادلے کے وقت طے پایا تھا کہ آیا زمینوں کو وطن کی زمین کے طور پر اپنی حیثیت برقرار رکھنا ہے یا نہیں۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 249، سال 1953۔

یکم ستمبر 1949 کے فیصلے اور ڈگری کی اپیل پر، بمبئی عدالت عالیہ کے اپیل نمبر 23، سال 1947 میں سول جج کی 28 ستمبر 1946 کی ڈگری سے پیدا ہونے والی اصل ڈگری سے، بیلگون میں سیشن ڈویژن مقدمہ نمبر 360، سال 1945 میں۔

اپیل گزاروں کے لیے اے سی ڈیو کے لیے کے آر بینگیری، جے بی دادا چنجی اور سری نارائن اینڈلی۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے ایچ بی داتار اور نونیت لال۔

20.1956 ستمبر۔

عدالت کا فیصلہ سنہا جسٹس نے سنایا۔

یہ اس عدالت ڈویژن بنچ کے فیصلے کے خلاف بمبئی میں با اختیار عدالتِ عالیہ کی اجازت سے اپیل ہے جس میں تنازعہ کے موضوع کے طور پر مدعی سے منسلک جائیدادوں کی فہرست میں آئٹم 3، 4 اور 6 کے سلسلے میں ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو الٹ دیا گیا ہے۔ متنازعہ جائیداد کی دیگر اشیاء کے سلسلے میں نچلی عدالتوں نے بیک وقت فیصلے دیے ہیں اور ان کے فیصلوں کا وہ حصہ اب اس مرحلے پر تنازعہ میں نہیں ہے۔ جائیداد کی مذکورہ بالا تین اشیاء و دیگر اس متنازعہ اشیاء کو اصل مدعی 2 اور 3 کے حق میں وطن کی ملکیت قرار دیا گیا تھا۔ لیکن تیسرے مدعاعلیہ کی اپیل پر، عدالت عالیہ نے ٹرائل عدالت کے فیصلے کو صرف ان تین آئٹمز کے حوالے سے الٹ دیا اور باقی مدعی جائیدادوں کے حوالے سے ٹرائل عدالت کے فیصلے کی تصدیق کی۔

مورث اعلیٰ ایک شریمنت تھا جس کا انتقال 23 نومبر 1941 کو ہوا اور وہ اپنی بیوی رادھا بائی کو زندہ پیچھے چھوڑ گیا۔ رادھا بائی کا انتقال 9 مئی 1945 کو ہوا اور ان کی موت پر ایک طرف مدعی 2 اور 3، اس عدالت میں اپیل کنندگان، اور دوسری طرف مدعاعلیہان کے درمیان تنازعہ پیدا ہوا جنہوں نے مبینہ طور پر گود لینے کی بنیاد پر دعوی کیا تھا۔ پہلا مدعی اب نچلی عدالتوں کے ہم آہنگی کے نتیجے پر منظر عام سے باہر ہے کہ اس کے حق میں پائے جانے والے گود لینے کی وجہ سے مورث اعلیٰ کی طرف سے چھوڑی گئی جائیداد پر اس کا کوئی حق نہیں تھا، اس لیے کہ اسے اپنائے جانے سے پہلے ہی جائیداد اصل واپسی کرنے والوں، مدعی 2 اور 3، شریمنت کے نسلی تعلقات میں پہلے ہی شامل تھی۔ شریمنت

کی جائیداد، جہاں تک اس کا تعلق وطن کی زمینوں سے ہے، بمبئی ایکٹ V، سال 1886 کی توضیعات کے تحت مدعی 2 اور 3 میں شامل ہے۔ اگر مدعا علیہ 2 یا مدعا علیہ 3 میں سے کسی نے رادھابائی کی طرف سے اپنے مبینہ گود لینے کو ثابت کیا ہوتا، تو وہ مورث اعلیٰ کے گود لینے والے بیٹے کی حیثیت سے جائیداد کا حقدار ہوتا، اس طرح نسلی تعلقات، یعنی مدعی 2 اور 3 کو خارج کر دیا جاتا۔ لیکن نچلی دونوں عدالتوں نے بیک وقت پایا ہے کہ گود لینے کو ثابت کرنے میں بالترتیب ان کی طرف سے استدعا کی گئی ہے۔ ٹرائل کورٹ نے متنازعہ جائیداد کی تمام اشیا کے سلسلے میں مقدمے کا کافی حد تک فیصلہ کیا تھا جس میں وہ تین اشیا بھی شامل ہیں جو، جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے، اس عدالت میں اب صرف وہی املاک ہیں جو تنازعہ میں ہیں، اس نتیجے پر کہ یہ بھی وطن کی جائیدادیں تھیں جو مدعی کی باقی جائیدادوں کی طرح مذکورہ بالا مدعیوں کو وراثت میں ملی تھیں، یعنی مدعی 2 اور 3۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ جائیداد کی تین اشیاء جو اب متنازعہ ہیں، اگرچہ اصل میں وطن کی جائیدادیں ہیں، اس حقیقت کی وجہ سے اپنی حیثیت کھو چکی ہیں کہ انہیں حکومت نے خدمات دینے کے بعد اور ان زمینوں پر مکمل تشخیص کرنے کے بعد دوبارہ شروع کیا تھا۔ ان زمینوں کو نچلی عدالتوں کے ریکارڈ میں "چپتی سنادی انعام اراضی" کہا گیا ہے اور اسی نام سے ہم اس فیصلے کے دوران متنازعہ زمینوں کا حوالہ دیں گے۔

اس طرح یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تنازعہ اس سوال تک محدود ہو گیا ہے کہ آیا چاپتی سنادی انعام کی زمینیں اب بھی ٹرائل عدالت کے زیر قبضہ وطن کے طور پر اپنی حیثیت برقرار رکھتی ہیں، یا عدالت عالیہ کے فیصلے کے مطابق پیش آنے والے واقعات کے پیش نظر اپنی حیثیت کھو چکی ہیں۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ سابقہ معاملے میں مدعی اپیل گزار بھی ان کے حقدار ہوں گے حالانکہ انہیں تنازعہ میں باقی جائیدادوں کا حقدار قرار دیا گیا ہے جو تسلیم شدہ طور پر وطن کی زمینیں تھیں۔ یہ بھی اتنا ہی غیر متنازعہ ہے کہ اگر چپتی سنادی انعام کی زمینیں اب وطن کی زمین نہیں ہیں، تو یہ اپیل ناکام ہونی چاہیے۔ اس سوال پر نچلی دونوں عدالتوں اپنے تبصروں میں کافی خفیہ رہی ہیں۔ ٹرائل عدالت نے مندرجہ ذیل مشاہدات کے ساتھ انہیں وطن کی زمین قرار دیا:-

"سیریل نمبر 3، 4 اور 6 پر موجود اراضی چپتی سنادی اراضی ہیں۔ وہ اب بھی سنادی کی زمینوں کی حیثیت کو برقرار رکھتے ہیں اس حقیقت کے باوجود کہ خدمات کو عارضی طور پر تقسیم کیا گیا ہے اور مکمل تشخیص عائد کی گئی ہے۔ سنادی کی زمینوں کو وطن ایکٹ کے تحت چلنے والی وطن کی زمینوں کے طور پر منعقد کیا گیا ہے۔"

ٹرائل عدالت نے کسی بھی قانونی قواعد کے حوالے سے اپنے نتائج کی حمایت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی ہے یا دونوں مدعا علیہان 2 اور 3 میں سے کوئی بھی سابقہ کامیاب نہیں ہوا تھا۔ نچلی عدالت رجوعی نے اس سوال کو ان الفاظ میں نمٹا دیا ہے:—

"اب ہمارے سامنے یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اسکالر ٹرائل جج کی طرف سے کیے گئے مشاہدے کی حمایت کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے، کہ خدمات کو حکومت نے عارضی طور پر ختم کر دیا تھا۔ اگر، لہذا، حقوق کے ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ ان زمینوں کے سلسلے میں مکمل تشخیص عائد کی جا رہی ہے، اور یہ کہ خدمات انجام دینے کی ضرورت نہیں ہے اور انہیں جیتی سنادی انعام اراضی کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کبھی سنادی اراضی تھیں، لیکن جن کے سلسلے میں حکومت کی طرف سے دوبارہ شروع کیا گیا ہے، تو یہ نتیجہ لامحالہ اس نتیجے پر پہنچنا چاہیے کہ یہ اراضی سنادی کے دور میں زیر قبضہ اراضی نہیں رہی ہیں اور عام قبضے کے حقوق میں ہیں۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے زور دے کر دلیل دی ہے کہ عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں غلطی کی تھی کہ زیر بحث اراضی صرف اس وجہ سے وطن اراضی نہیں رہی تھی کہ ان سے منسلک خدمات کو حکومت کی طرف سے تقسیم کیا گیا تھا اور مکمل تشخیص کی قابل تھی۔ یہ دلیل بمبئی موروثی دفاتر ایکٹ (بمبئی ایکٹ III)، 1874 کی توضیعات پر مبنی تھی۔ اتھارٹی کے علاوہ، اس لیے ہمیں اس ایکٹ کی متعلقہ توضیعات کا جائزہ لینا ہوگا تاکہ اس بات کا تعین کیا جا سکے کہ آیا وہ دفعات عدالت عالیہ کے نتائج کی حمایت کرتی ہیں یا نہیں۔ دفعہ 4 میں "وطن جائداد"، "موروثی دفتر" اور "وطن" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:-

"وطن جائداد کا مطلب ہے متحرک یا غیر منقولہ جائیداد جو موروثی عہدے سے متعلق ذمہ واری کی انجام دہی کے لیے معاوضہ فراہم کرنے کے لیے رکھی گئی، حاصل کی گئی یا تفویض کی گئی ہے۔ اس میں روایتی فیس یا واجبات عائد کرنے کا حق شامل ہے، چاہے وہ مقررہ اوقات میں ہو یا دوسری صورت میں۔ اس میں حکومت کی طرف سے رضاکارانہ طور پر کی جانے والی اصل وطن جائیداد کے علاوہ نقد ادائیگی بھی شامل ہے اور وقتاً فوقتاً اس میں ترمیم یا واپسی کی جاتی ہے۔

'موروثی عہدے سے مراد ہر وہ عہدہ ہے جو موروثی طور پر انتظامیہ یا عوامی محصول کی وصولی، یا گاؤں کی پولیس، یا حدود کے تصفیے، یا سول انتظامیہ کے دیگر معاملات سے متعلق فرائض کی انجام دہی

کے لیے رکھا جاتا ہے۔ اس بیان محاورہ میں ایسا دفتر بھی شامل ہے جہاں اصل میں اس سے متعلق خدمات کا مطالبہ ختم ہو چکا ہو۔

وطن کی جائیداد، اگر کوئی ہو، اور موروثی عہدہ اور ان سے منسلک حقوق اور مراعات مل کر وطن کی تشکیل کرتے ہیں۔"

ان تعریفوں سے یہ واضح ہے کہ وطن ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایک موروثی دفتر اور وطن جائیداد ہو جو "وطن در" کو اس کے دفتر سے متعلق ڈیوٹی کی انجام دہی کے لیے معاوضے کے طور پر تفویض کی گئی ہو۔ لیکن اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ یہ مشترکہ بنیاد ہے کہ سنادی انعام کی اراضی کبھی وطن کی ملکیت تھی اور یہ کہ ایک بار انعام کی اراضی کی حیثیت سے متاثر ہونے کے بعد، وہ اس حیثیت کو برداشت کرتے رہتے ہیں، کیونکہ حکومت کو کسی قانون کے ذریعے ان کی حیثیت کو تبدیل کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا ہے۔ اس وسیع تجویز کی براہ راست حمایت کرنے والی کوئی مثال یا قانونی توضیعات کو ہمارے نوٹس میں نہیں لائی گئی ہیں۔ لیکن ہماری توجہ دفعہ 15 کو توضیعات کی طرف مبذول کرائی گئی جو کلکٹر کے لیے سروس کو منتقل کرنا اور وطن کے حامل اور اس کے وارثوں اور جانشینوں کو ایسی شرائط پر سروس انجام دینے کی ذمہ داری سے مستقل طور پر فارغ کرنا جائز بناتی ہیں جن پر اتفاق کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم دفعہ 15 پر مبنی دلیل کو صحیح طریقے سے سمجھنے کے قابل ہو گئے ہیں، تو یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ زیر بحث وطن کی زمینوں کے حوالے سے سروس کو تبدیل کر دیا گیا ہو گا، لیکن سروس کے تبادلے کے بعد بھی وطن باقی رہا اور زمینوں نے وطن کی زمینوں کی حیثیت برقرار رکھا۔ یہ دلیل یہ مانتی ہے کہ خدمت کو مستقل طور پر مکمل طور پر تقسیم کیے جانے کے باوجود، زمین کا وطن حیثیت جاری رہا۔ یہ سوال مانگنا ہے۔ مزید برآں، دفعہ 15 کی شق (1) "ایسی شرائط پر، چاہے وہ اس ایکٹ کی توضیعات سے مطابقت رکھتی ہوں یا نہیں، جس پر کلکٹر اور اس طرح کے قابض کی طرف سے اتفاق کیا جا سکتا ہے"۔ اس طرح زمین کے مالک کے درمیان جو کبھی وطن کا حصہ تھا اور منتقلی کے وقت حکومت کے درمیان طے ہونے والی شرائط اتنی مختلف اقسام کی ہو سکتی ہیں کہ کچھ معاملات میں زمین کی وطن کی نوعیت کو برقرار رکھا جا سکتا ہے، جبکہ دیگر میں فریقین کے درمیان طے شدہ شرائط خود اس نوعیت کے خاتمے پر غور کر سکتی ہیں۔ موجودہ معاملے میں، ریکارڈ آف رائٹس میں اندراجات کے علاوہ، ہمارے پاس اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے کوئی اور ثبوت نہیں ہے کہ سروس کو کس شرائط پر مستقل طور پر مکمل طور پر تقسیم کیا گیا تھا اور ان زمینوں پر مکمل تشخیص عائد کی گئی تھی۔ اس لیے نچلی عدالتوں کے نتائج پر یہ

واضح نہیں ہے کہ زیر بحث زمینوں کے قبضے سے منسلک ایسی کوئی شرائط تھیں جو اصل وطن کی مدت کے تسلسل کے مطابق ہو سکتی ہیں۔ کسی ایسے معاملے کا تصور کرنا ممکن ہے جہاں اس حقیقت کے باوجود کہ قابضوں کو روایتی خدمت کی کارکردگی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہو، شرائط پر اتفاق کیا گیا ہو کہ وہ وطن کی میعاد کو جاری رکھے۔ دوسری طرف، یہ ہو سکتا ہے کہ فریقین کے درمیان خدمات کے ساتھ تقسیم کرنے کے بعد زمین کے وطن حیثیت کو جاری رکھنے کے لیے کوئی شرائط پر اتفاق نہیں ہوا تھا۔

نچلی عدالتوں کے نتائج پر اب کوئی موروثی عہدہ نہیں تھا اور اس لیے وطن کی جائیداد کے استعمال یا دوسری صورت میں کسی بھی خدمت کے معاوضے کا سوال پیدا نہیں ہوا۔ دوسری طرف، ایکٹ کی دفعہ 22 کی توضیعات واضح طور پر پیش گوئی کرتی ہیں کہ کوئی وطن جزوی یا مکمل طور پر ختم ہو سکتا ہے یا اسے ضبط کیا جا سکتا ہے یا دوسری صورت میں حکومت کے ذریعے قانونی طور پر دوبارہ شروع کیا جا سکتا ہے اور ایسی صورتوں میں حکومت کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ ایسی زمین کو ایسے افراد کے حق میں نئے بنائے گئے وطن سے منسلک کرے جو حکومت کے ذریعے مقرر کیے جائیں۔ ایسا ہونے کی وجہ سے، یہ دعوی کرنا ناممکن ہے کہ حکومت کے پاس وطن زمین کی وطن حیثیت کو تباہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اس طرح کی دلیل اس قانونی موقف کو مکمل طور پر نظر انداز کرتی ہے کہ ایک اتھارٹی جس کے پاس دفتر بنانے اور نقد یا کسی قسم کے معاوضے کی فراہمی کا اختیار ہے وہ بھی گرانٹ کو منسوخ کرنے کا اختیار رکھتی ہے، اور اس طرح کی منسوخی پر، اگر کوئی زمین اس عہدے کو معاوضہ دینے کے لیے تفویض کی گئی ہے تو اسے اس منبع پر واپس جانا چاہیے جہاں سے وہ آیا تھا۔ یعنی، ریوتواری زمین زمینی محصول کی تشخیص کے تابع ہے۔ موجودہ معاملے میں ایسا ہی ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ زمین کو چیتی سنادی انعام زمین کے طور پر بیان کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ جو کبھی سناد کی وجہ سے انعام گرانٹ کا موضوع تھا، اسے حکومت نے دوبارہ شروع کر دیا ہے یا ضبط کر لیا ہے اور قابض کے قبضے میں رکھی گئی زمین کو ریوتواری زمین کے طور پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ جیسا کہ نچلی عدالتوں نے نشاندہی کی ہے، گرانٹ کی اصل نوعیت کے بارے میں یا اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ گرانٹ کو کیسے اور کب دوبارہ شروع کیا گیا اور اس طرح زمین عام قبضے کے حقوق کے تابع ہو گئی۔ لیکن وہ اس بنیاد پر آگے بڑھے ہیں کہ یہ سناد کی طرف سے ایک وطن کا موضوع تھا جسے بعد میں حکومت نے دوبارہ شروع کر دیا کیونکہ سروس کی مزید ضرورت نہیں تھی اور گرانٹ کی ضرورت نہیں تھی۔ ان میں صرف بحالی کے قانونی نتائج پر اختلاف ہے۔

اسی طرح کا سوال بمبئی عدالت عالیہ میں رامجیبی مکتم صاحب بنام گڈو صاحب [1] کے معاملے میں اس عدالت ذریعے موجودہ کیس کا فیصلہ ہونے کے بعد سامنے آیا۔ اس صورت میں جائیداد جو اصل میں وطن تھی، اس کے مالک کے ساتھ برقرار رکھی گئی تھی لیکن کوئی خدمت فراہم کرنے کی ذمہ داری کے بغیر اور زمین کے سلسلے میں تشخیص کی مکمل محصولات کے ساتھ۔ سوال یہ پیدا ہوا کہ کیا ایسی زمین علیحدگی وغیرہ کے حوالے سے اس کے خصوصی واقعات کے ساتھ وطن کی زمین بنی رہی، یا یہ عام قبضے کی ملکیت تھی۔ اس عدالت کا ایک واحد جج جس نے پہلی بار اپیل کی سماعت کی اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ زمین وطن کی زمین ہی رہی۔ لیٹرز پیٹنٹ اپیل پر، ڈویژن بنچ متعلقہ قواعد وضوابط کی بہت وسیع جانچ پڑتال کے بعد اس کے برعکس نتیجے پر پہنچا اور فیصلہ دیا کہ اس زمین کا وتن کی حیثیت ختم ہو گیا ہے اور یہ اس ریاست میں زمین کی میعاد کے عام قانون کے تابع ہے۔ ہم اس معاملے میں لیٹرز پیٹنٹ بنچ کے نتیجے سے قرار داد ہیں، جس کے حقائق موجودہ کیس سے ملتے جلتے تھے۔ لہذا یہ ماننا ضروری ہے کہ اپیل گزاروں کی جانب سے اٹھائے گئے دلیل کے حق میں نہ تو اختیار ہے اور نہ ہی اصول۔

اس کے مطابق اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔